REGISTERED No890

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۲۷

۳- خانگی فرائض اُردو ۴ر- رومن ۸ر +
۴- کشف الحقائق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر ۸ر رومن ۸ر ۱۲ر +

۳- سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظانِ صحت ار +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷- بچوّں کی پرورش ار
۸- شادی کی بابت خیالات ار +
۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴- سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +
۲- اسلام میں مسیح ۱ر +
۳- ینابیع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱ر +
۵- بائیبل یا قرآن ۱۰ر +

۵- سلسلہ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئیندہ زندگی ۲ر +
۳- ردِ تناسخ ۴ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
۶- ویدوں کی ازلیّت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو
۱- گیتیں معہ راگ- جلد کپڑا ۱ ۔ ۲ +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنزیری سکرٹری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

بقول ایک انگریزی اخبار نیو یارک آف کناٹ کی طرف سے بادشاہ انگلینڈ کو ایک مسیحیوں کا جوڑا جو بھی بچے ہیں بطور تحفہ کے دیا گیا ہے۔

امریکہ میں مینڈک کے فارم بھی بن گئے ہیں۔ جہاں پر گائے اور بیلوں کی طرح سے مینڈک بھی پالی جاتی ہیں۔ ایک لیڈی نے اس کام سے ۵۰۰ پونڈ کا منافع ایک سال میں اٹھایا۔

شاہ جرمن کے پاس ۴۲ پسنجر کارس ہیں اور ان کے سوا ۱۴ لگج کارس اسباب کے لئے ہیں۔

کلکتہ سے ایک ہندو گریجوایٹ لیڈی ٹیچرس ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ جانے والی ہے۔

برٹش نیوی بجائے کوئلوں کے اب تیل جلانے میں راغب ہو گئی ہے۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ نے ۲۰۰۰۰ ٹنس تیل کا ٹھیکہ دیا ہے۔

شاہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی پر ۱۸۵۰۰۰ پونڈ خرچ کا اندازہ تھا اور ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی سے ۶۱۰۰۰ پونڈ زیادہ خرچ ہوئے۔

لارڈ کچنر صبح کو بڑے سویرے اٹھ جاتے ہیں اور صرف ۵ گھنٹے سوتے ہیں سپاہی ان کو Kitchener

یعنی بڑے جاگنے والے کہتے ہیں۔

دربار دہلی نے ملکی و جنگی اخراجات کے تخمینے ولایت بھیجے گئے۔

پروفیسر سرجے بے ٹامس صاحب کے خیال کے مطابق مرکری کی حرارت ۹۰۱ ڈگری ہے۔ وینس کی ۹۵ ڈگری زمین کی ۲۰ ڈگری۔ مارس کی ۸۴ ڈگری اور نیپچون ۲۱۵ ڈگری ہے۔

امریکہ سے انگلینڈ کو ہر سال ۲۰۰۰۰ مصنوعی دانت آتے ہیں جن میں سے یونائیٹڈ سٹیس میں زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔

بلجیم کا بادشاہ اور ملکہ دونوں پاس شدہ ڈاکٹر ہیں اور تعجب یہ ہے کہ خود بیماروں کا علاج کرنا پسند کرتے ہیں۔

میکسیکو میں زلزلے سے جو موتیں واقعہ ہوئیں ان کا شمار ۱۳۱ تھا۔

ماہ حال سے انگلستان کو سستے قسم کا تار جا سکیگا جس کا نام ویک اینڈ ٹیلیگرام ہوگا۔ اور یہ صرف ۴ گھنٹے کے عرصے میں پہونچ جائیگا۔

بادشاہ سلامت نے اپنے بیٹے پرنس آف ویلز کو ماہ حال کو خطاب معتبرہ Order of the Garter عطا فرمایا ہے۔ اس کا جلسہ بہت دھوم دھام سے بادشاہ کے محل ونڈسر کیسل میں ہوا تھا۔

امور دریا پر ایک جہاز میں ۶۰ مسافر جا رہے تھے۔ جبکہ ان میں آگ لگ گئی۔ اور چونکہ جہاز میں کوئی سامان جان بچانے کا نہ تھا۔ اور جو کشتی تھیں وہ ملاحوں نے لی تھیں اسلئے مسافروں میں ۴۰ سے زیادہ جانیں ہلاک ہو گئیں۔

کلکتہ کے موٹر ٹرم چلانے والے جو ایک بار کی کام چھوڑ بیٹھے تھے اپنے کام پر واپس نہیں آتے۔ پس اب کمپنی کا کام اُن کے اور ملازم چلا رہے ہیں۔ بمبئی کو تار دیکر موٹر چلانے والے بلائے گئے ہیں۔ اب ارادہ ہے کہ ان لوگوں کو ہرگز ملازم نہ رکھینگے۔

بادشاہ جارج اور ملکہ میری جس جہاز پر ہندوستان میں تشریف لاوینگے اس کا نام "میدینا" ہے۔ اُس کی آزمائش ہو رہی ہے اور اس کا سامان وغیرہ تیار ہو رہا ہے اور ماہ اگست میں اس کو پورے طور سے سمندر کے سفر میں آزمایا جاویگا۔

کانپور میں چند انگریز صاحب اور میم صاحبان ماہ گذشتہ ۱۰ ویں کی رات کو ناؤ میں دریا کی سیر کر رہے تھے۔ جب ناؤ ڈوب گئی اور ایک صاحب ایک چھوٹی لڑکی ۷ برس کی اور ایک میم صاحبہ اور دو نوکر ڈوب گئے ان میں سے صرف مس صاحبہ کی لاش ملی اور باقیوں کا پتہ نہیں لگا۔

چین میں پوست کی کاشت بدستور جاری ہے ہماری سرکار کو یہ خیال گزرا تھا۔ لیکن جانچ سے معلوم ہوا کہ کوئی جگہ نہیں جہاں ۲۱ ار بھر کمی نہ ہوگی۔

تار کی بہار

لنڈن میں تاجپوشی جلوس پر جن لوگوں نے جلوس دیکھنے کے لئے کرایہ پر سیٹیں لی تھیں۔ اُن میں سے تمام ہندوستانیوں اور روسیوں کے نام لنڈن پولیس نے دریافت کئے ہیں۔ لنڈن میں اس موقعہ پر پنجات سے قریب ۸-۹ لاکھ شریک ہوئے۔ جنکو صلاح دی گئی تھی کہ وہ ۳ بجے شب کی ٹرین میں روانہ ہو کر لنڈن میں پہنچ جاویں۔ اور کھانے پینے کا سامان اپنے ہمراہ لاویں۔

کیمبرج یونیورسٹی نے مہاراجہ بیکانیر و ہز ہائینس آغا خاں کو اعزازی ڈگریاں دینے کے موقعہ پر ہندوستانی والیان ریاست کو دعوت دی۔ وائس چانسلر کے جام صحت کے جواب میں مہاراجہ بیکانیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ راجپوتوں کو بہ نسبت تحریر و تقریر کے جنگی کاموں میں زیادہ لطف ملتا ہے۔ ہندوستانی فرمانروا ملک معظم کے دلی خیرخواہ ہیں۔

بیگم صاحبہ بھوپال مع صاحبزادگان نوسیم سے لنڈن کو واپس آگئیں یہ تبدیلی آب و ہوا انہیں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

یونان کے نظام سلطنت میں کچھ مفید تبدیلیاں کی گئی ہیں جن سے رعایا خوش ہے۔ شاہ نے ان پر دستخط کر دیئے۔

ولیعہد جرمن کی موٹر کار ٹکرانے سے چور چور ہو گئی لیکن وہ خود کود کر بال بال بچ گئے۔

سر رام پورین بنگالی دہوتیا نکا ایک نیا کارخانہ جاری کیا گیا۔ سوت باہر کا استعمال کرینگے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

گذشتہ سال میں آئی ایس۔ ایس یوعا کے جلسوں کی تعداد و جو امتحان میں شامل ہوئے ۲۵۰۰۰ تھی۔

وائی ایم۔ سی۔ اے کلکتہ کی کوشش سے ایک شخص جاپانی عیسائی ہوا تھا آجکل وہ جاپان میں پاسبان ہے اس وقت کلکتہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

لفظ "اور" نئے اور پرانے عہدنامے میں ۴۶۲۲۷ دفعہ آیا ہے۔ نئے عہدنامہ میں ۳۴۳۵۵ اور پرانے عہدنامے میں ۱۰۶۸۴ دفعہ آیا ہے

ایڈنبرگ کانفرنس کی کانٹی نیویشن کا اجلاس گذشتہ ماہ میں ہوتا رہا جس میں بہت ہی مفید باتوں کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس میں سے بہت سی باتیں ہندوستان سے متعلق تھیں۔

لوکل کانسل کا اجلاس ۱۱ اگست کو الہ آباد میں ہوگا۔ ستمبر میں امپیریل کانسل کی شملہ میں نشست ہوگی۔

بھوٹان اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان ایک۔ ایک دوسرے کے مجرموں کو حوالے کر دینے کا معاہدہ ہوا ہے۔

لاہور یا سرائے جیل کا ایک وارڈر جس کی غفلت سے قیدی فرار ہو گیا تھا۔ ایک ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا۔

پشاور میں ۴ جون کو دو مسلمان روپیہ ڈہالتے ہوئے مع ساتھیوں کے گرفتار کئے گئے۔

چین میں قرار پایا ہے کہ ہر ہفتہ اتوار کو چھٹی رہا کرے۔

اٹلی اپنی فوج کو ایسی بندوقوں سے آراستہ کر رہا ہے جو خود بخود چلتی ہیں۔

اڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۶

قوموں کی بیداری کے متعلق یہ بات ضروری اور قابل تحریر ہے کہ علمی پہلو کے لحاظ سے ہمارے ملک کی قومیں بتدریج ترقی کر رہی ہیں اور تحصیل علم کی طرف اپنے قدم تیز گامی سے آگے بڑھا رہی ہیں۔ چنانچہ ہر شہر و قصبہ میں قومی مدارس جاری ہو رہے ہیں۔ بلکہ قومی کالج بھی کھل رہے ہیں۔ نئے نئے قومی یونیورسٹیاں بھی جاری ہونے والی ہیں۔ یہ سب ترقی کے آثار ہیں۔ اور اگر اسی طرح شوق اور توجہ جاری رہی تو یقین کامل ہے کہ رفتہ رفتہ تمام قومیں خاصی ترقی کریں گی۔ بڑے بڑے شہروں میں جہاں صرف ایک یا دو اسکول ہوا کرتے تھے آجکل کئی ایک سکول کھلے ہوئے ہیں۔ ہمارے شہر میں جہاں صرف ایک مشن سکول تھا۔ اب گورنمنٹ اسکول ہے۔ آریہ اسکول ہے۔ خالصہ سکول ہے اور اسلامیہ سکول ہے اور علاوہ اُن کے ہمارا بورڈنگ کرسچین بوائز اسکول ہے اور یہ سب ہائی اسکول ہیں۔ اور ایسا ہی اور دوسرے بڑے بڑے شہروں کا حال ہے جن سے تمام قومیں تعلیم کا اچھا خیال کرتی ہیں۔ اور ہماری دانست میں یہ ہی ایک سب سے اعلیٰ اور افضل ذریعہ عزت حشمت اور اقبال مندی کا ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ یہ خدا شناسی کا بھی ایک ذریعہ ہے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے

بے علم چوں شمع بائید گداخت کہ بے علم نتواں خدا را شناخت



اگر علم کی روشنی میں ہو کر خدا کی روحانی برکتوں اور آسمانی عظمتوں کی طرف انسان اپنے دل کو مائل کرے تو بڑا فائدہ روحانی حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر محض علم ہی پر موقوف ہو کر خدا پرستی کو بالکل استعفاً دے دو تو سوائے ملحد اور بے خدا بن جانے کے اور کچھ نتیجہ نہ ہوگا +

پنجاب کے اخبارات میں ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کا رزلٹ دیکھا گیا ہے۔ اگر عمداً اُس میں غلطی نہیں کی گئی۔ اور ارادتاً شمار میں دھوکا نہیں کیا گیا۔ تو ایسا عجیب حیرت انگیز معاملہ ہے کہ میرے جیسے کم عقل کی سمجھ میں نہیں آسکتا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ ہندو اور مسلمانوں کی سالانہ مردم شماری کے ساتھ ہی مسیحیوں کی مردم شماری میں دکھایا گیا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں پنجاب کے مسیحی ۶۶۵۹۱ تھے اب ۱۹۱۱ء میں مسیحی ۶۵۸۱۱ ہیں۔ گویا ۱۰ سال میں مسیحی ۷۸۰ کم ہوئے۔ اس کے مقابلے میں ہندو مسلمان لاکھوں کی تعداد میں کم ہوئے۔ مگر میں کیا کوئی مسیحی بھی مسیحیوں کے اس شمار کو ایک دم کے لئے ماننے کو تیار نہیں۔ اسوقت پنجاب میں ۱۰ سے زیادہ مشن کام کر رہے ہیں۔ اگر صرف یونائیٹڈ پریسبیٹیرین مشن اور امریکن پریسبیٹیرین مشن کے مسیحیوں کا شمار دیکھا جاوے تو ۷۵ ہزار سے کسی طرح کم نہیں۔ سکاچ مشن سالویشن آرمی۔ چرچ آف انگلینڈ وغیرہ کے مسیحی الگ رہے میں نہیں جانتا کہ یہ ۷۵ ہزار کس طرح مردم شماری میں لکھے گئے۔ کیا اس غلطی کی تہ میں کہیں وہی کارروائی تو نہیں جس کا ذکر گزشتہ فروری کلارک آباد میں بشپ صاحب کی کونسل میں بندہ نے کیا تھا۔ کہ ہندو مسلمان شمار کنندے ہم کو اور گورنمنٹ کو ضرور دھوکا دینگے۔ وہ اپنا شمار بڑھانے کے واسطے عجیب و غریب کارروائی کرینگے۔ چنانچہ خود ہندو اور مسلمان اخبارات اس کے شاکی ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے مشنوں کے مشنری صاحبان اپنے اپنے مشنوں کے مسیحیوں کا صحیح شمار بذریعہ اخبارات نورافشاں مشن نیوز سول ملٹری گزٹ وغیرہ شائع کرینگے۔ تاکہ گورنمنٹ اور پبلک کو مسیحی قوم کا صحیح شمار معلوم ہووے۔ اور شمار کنندوں کی چالاکی کا پتہ لگ جاوے

ر۔ م۔ و

ٹامس میکڈاگل صاحب کا قول تھا کہ کلیسیا کو سرد قسم کے ایمان اور بھروسے اور استقلال سے نقصان پہونچتا ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ کلیسیا کے ترکاؤں میں مضبوطی ایمان بھروسہ اور پختہ استقلال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔ اور تب کامیابی خود بخود ہوگی۔ اور یہ اُس وقت ہو سکتا ہے کہ جب کلام الٰہی کی تلاوت بخوبی کی جاوے اور کلام مقدس پر بے عیب چلنے والے مسیحی اپنے منجی کے قدم بقدم چلنے کی خود کوشش کریں اور ساتھ ہی دوسروں کو عمدہ تعلیم اور نمونے سے اس بات کی تحریک کرتے رہیں۔ اور وہ صاحب پھر فرماتے ہیں کہ کلیسیا کو پولوس۔ کلوین۔ ناکس۔ اور لونگ سٹون جیسے صاحبان کے نمونے کی بڑی ضرورت ہے۔ ایسے نمونے سامنے رکھتے ہوئے اور روح القدس کی تازگی پاتے ہوئے مندرجہ بالا باتیں مسیحیوں میں قائم ہو سکتی ہیں۔ اور جب تک یہ نہ ہوں تب تک مسیح کی بادشاہت کی اشاعت کا کام بہت درجہ تک رکا رہیگا۔ اور اُس کی ذمہ دار کلیسیا ہے۔ اے مسیحی کلیسیا کے نوجوانو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کلیسیا کی بہتری اور بہبودی سب کچھ آپ صاحبان پر موقوف ہے۔ اب وقت بہت گذر چکا ہے صبح صادق ہونے والی ہے۔ خداوند کی دوسری آمد نزدیک ہے۔ دُلہا آنے والا ہے اپنے اپنے برتنوں کو آراستہ کرو اور اُس کے منتظر ہو۔ کیونکہ نہ معلوم کہ کس گھڑی وہ آجاویگا۔ اور اگر وہ آکر اپنے بندوں کو سُست پاویگا تو پھر کیا ہوگا؟ سوا ندامت اور افسوس کے اور کیا ہاتھ آویگا۔ اس لئے جاگو اور بیدار ہو جاؤ کیونکہ وقت تنگ ہے اور مسیح دروازے پر ہے۔

ریویو

ادیب۔ اس نام کا ایک ماہواری رسالہ مسٹر پیارے لال شاکر صاحب کی زیر ایڈیٹری الہ آباد سے نکلتا ہے۔ اور ہمارے پاس بطور نمونے اور ریویو کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ واقعی یہ رسالہ قابل دید ہے۔ کیا بلحاظ خوشخطی اور خوبصورتی کے اور کیا بلحاظ خوبی مضامین کے یہ رسالہ قابل تعریف ہے اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نہایت خوبصورت اور رنگین تصویرات بھی بمعہ اُن کے پتہ اور نشان کے شامل ہیں۔ جس نے اس رسالہ کی رونق کو دو بالا کر دیا ہے۔ اس رسالے کی عبارت نہایت شستہ اور رنگین ہے۔ کیوں نہ ہو اس کے ایڈیٹر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے انشا پرداز اور تجربہ کار صاحب ہیں۔ اس رسالہ کی ضخامت خاصی ہے۔ اور عمدہ اور اعلیٰ مضامین کی اس میں اچھی گنجائش ہے۔ اس کی قیمت سالیانہ صرف للعہ روپیہ ہے۔ کاشکہ ایسے رسالہ میں عمدہ عمدہ دینی اور مفید مضامین درج ہوا کریں اور خداوند کی بشارت کا یہ ایک عمدہ آلہ ہو۔ جس کے بغیر سب کچھ فضول ہے۔

سرکار حضور مہاراجہ صاحب کشمیر کی تحریک سے آگرہ میں ایک عظیم الشان راجپوت کالج قائم کرینگے۔

گرو پرشاد الہ آبادی کی کتاب محب وطن بھی بحکم گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے مفسدانہ قرار دی گئی ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ لیکن جائے تعجب ہے کہ آپ کو قریش سے جس قدر اُلفت تھی ان لوگوں کو آپ سے اتنی ہی نفرت تھی۔

اقول۔ اس کی وجہ ہم آپ کو بتلاتے ہیں۔ اس کی ظاہرہ اور صاف وجہ یہ تھی کہ وہ جبر و ظلم سے اُنکو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے تھے اور وہ اُس کو قبول نہ کرتے تھے۔ اس کے سوا اور کوئی دوسری وجہ نظر نہیں آتی۔ اور اسی وجہ سے آخر کار جہاد کا حکم بھی دیا گیا جس کا نتیجہ اسلام کی فتح اور قریش کی بربادی ہوا۔ اگر وہ محبت کی کوئی بات دیکھتے تو قایل ہوتے یہاں تو مطلب برادری تھی جسکو قریش بخوبی سمجھتے تھے۔

قولہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی تک اُن کو اپنی طاقت پر بیقدر گھمنڈ تھا۔ یا آنحضرت کی نرمی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر گستاخی دکھلاتے تھے۔

اقول۔ حتی المقدور تو وہ لڑتے رہے پر اب جبکہ وہ مغلوب ہو گئے تو طاقت کا فخر تو ٹوٹ ہی گیا تھا۔ اور اب ناجائز فائدہ کیا اُٹھانا تھا۔ اسلام کا زور تو چل پڑا تھا۔ اور وہ زیر ہو گئے تھے۔ پر اب اُن کو منظور نہ تھا کہ آنحضرت کی رسالت کو قبول کرتے۔ اُنہوں نے ہار مان لی۔ برباد ہونا منظور کر لیا۔ مگر اسلام کو قبول کرنے سے نفرت ہی کرتے رہے۔ اگرچہ اُن میں سے بعض مسلمان ہو بھی گئے لیکن اکثروں نے ہر قسم کی تکلیفات اور سزائیں اُٹھانا گوارا کیا۔ مگر اسلام کو قبول نہ کیا۔ پر واقعات صاف دکھلا رہے ہیں کہ انہوں نے اسلام کی طرف سے نرمی نہ دیکھی۔ بلکہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر سختی کا سلوک ان کے ساتھ ہوتا رہا۔ پر وہ اپنی ضد پر آمادہ اور لڑائی بھڑائی پر تیار پر تیار رہے اور اسی واسطے اسلام کے لئے مشکلات پڑتی رہیں۔ پر چونکہ اسلام کا زور بڑھتا رہا آخر کار قریش مغلوب ہو کر کمزور ہو گئے۔

قولہ۔ خیر اس کا کچھ ہی سبب ہو۔ لیکن آنحضرت نے مصالحت کے لئے جو کوششیں کیں۔ وہ اس الزام کی بریت کے لئے کافی ہیں جو بعض لوگوں نے خصوصاً موٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا ہے۔ یعنے یہ کہ معاذ اللہ آنحضرت صلعم نے قریش پر تلوار اُٹھانے میں ابتداء کی تھی۔

اقول۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بریت نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ معاملہ پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ مصالحت کا تو مطلب ہی نہ تھا۔ خاص مطلب تو یہ تھا کہ کلمہ پڑھو۔ ورنہ جنگ تیار ہے۔ وہ جنگ پر جنگ کرتے چلے جاتے تھے۔ اور جان گئے تھے اسلام کے ساتھ اُن کی رسائی ناممکن ہے۔ اس لئے کہ اُنہوں نے مصالحت کی امید پہلے ہی سے قطع کر دی تھی اور واقعات اس کا ثبوت دیتے ہیں۔ آنحضرت کی بریت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جبکہ تلوار اُٹھانا جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ ناجائز ٹھہرتا ہے تو وہ کسی صورت سے بری نہیں ہو سکتے۔

قولہ۔ جبکہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ ایسا اعتراض کرنے والوں سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر آنحضرت صلعم نے ایسے وقت لڑائی میں ابتداء کی تھی کہ جب آپکے ساتھ ایک مٹھی بھر اور وہ بھی بے سر و ساماں آدمی تھے تو اب کونسی ضرورت پیش آ گئی تھی کہ آپ مصالحت کے خواہاں تھے اور لڑائی کو بند کرنا چاہتے تھے۔

باقی آئندہ

اقتباس

مسیحیوں کے چار نام

پاک کلام میں مسیحیوں کے چار نام پائے جاتے ہیں جو چار فضل کے بہل شدہ انعاموں سے حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جو انسان کی نجات کا مکمل سبب ہیں۔

اول۔ مقدس۔ یہ نام فضل کی اصلی برکت سے فیضیاب ہونے کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایماندار وں کی پاک شدہ حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

دویم۔ ایماندار۔ یہ نام اُن کے ایمان کے حکم قطعی کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کے سبب سے وہ محفوظ ہو گئے۔ اور نجات یافتہ ہونے کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔

سویم بھائی۔ یہ نام محبت کے اظہار کے لئے جو مسیحی طور سے انسان کی محبت اور یگانگت کو ظاہر کرتا ہے۔

چہارم۔ شاگرد۔ یہ نام علم و عرفان کو ظاہر کرتا ہے کہ مسیحی سیکھنے والے شاگرد ہیں جو روحانی باتوں کے سیکھنے کے لئے طالب ہیں۔ اے۔ فلر

ضرورت

ایک بائبل وومن کی زنانہ کام کے لئے ضرورت ہے۔ اور نیز ایک ہستانی کی گرلس ورنیکولر پرائمری اسکول کے لئے ضرورت ہے۔ اس جگہ ایک والدہ اور اُسکی لڑکی کے لئے عمدہ موقعہ ملازمت کا ہے جو دونوں ملکر رہ سکتی ہیں۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجی جائیں

المشتہر۔ مس جے۔ ای جینکنس اے پی مشن فیروز پور

مراسلات

کیا وید نت ہیں؟

یہاں تک کہ ہر ایک اُن کو پڑھ بھی نہیں سکتا ہے پھر اُن حروف کے تلفظ پر غور کیجئے۔ بنارس کا سنسکرت تلفظ کلکتہ کے سنسکرت تلفظ سے کہیں فرق ہے اور پھر بمبئی کا تلفظ بنارس کے تلفظ سے کہیں فرق ہے۔ جو پدارتھ دیش کال پاتر میں محدود ہوتا اور دیش کال پاتر کے فرق ہونے سے فرق ہوتا ہے۔ کیا وہ کبھی نتیہ ہو سکتا ہے۔

علما کی رائے یہ ہے کہ ابتدائی زمانے میں لکھنے کا دستور نہ تھا۔ لکھنے کا دستور انسان کی شائستگی کیساتھ پیچھے ایجاد کیا گیا۔ زمین کے کھودنے سے یا اور طرح سے تحقیقات کرنے سے جو قدیم قوموں کے کتبے ملے ہیں۔ جو مخروطی یا تصویری حروف میں لکھے گئے سو لکھنے کے دستور کے ایجاد ہونے کے بعد بھی مدت تک زمانہ حال کے مروجہ حروف کی طرح مکمل حروف موجود نہ تھے۔ عالموں کی تحقیقات کے ان نتائج سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ سنسکرت حروف جو نہایت مکمل ہیں وہ قدیم حروف نہیں ہیں۔ اگر قدیم ہوتے تو اُن حروف کی شکل مخروطی یا تصویری ہوتی۔ لہٰذا ازلی ہونا تو درکنار سنسکرت حروف قدیم ترین بھی نہیں ہیں۔

سو نہ سنسکرت حروف نتیہ ہیں اور نہ سنسکرت شبد ہی نتیہ ہیں اور نہ شبدوں سے جو وید بنے گئے سو ہی نتیہ ہیں۔

باقی آئندہ

دنیا میں دُکھ کا بھید

نمبر ۱

من تصنیف پادری جارج کارسٹرس

ساکن الور

ایوب کا احوال۔

شروع میں ہم دریافت کریں کہ اس بڑے بھید کے بارے میں پہلے یہودی مذہب سے پھر ہندو مذہب سے اور آخر میں مسیحی مذہب سے کیا کیا جواب ہمیں ملتے ہیں۔ اسباب میں محمدی اور یہودی تعلیم قریباً یکساں ہے۔ لہٰذا میں اسلام کے خیال پر توجہ نہ کرونگا۔

پہلے ایوب کی کتاب پر غور کریں جو خاص اس بھید کی بابت لکھی گئی اور پھر گوتم بدھ کی تعلیم پر ہم سوچینگے۔ کیونکہ اس میں ہندوؤں کے اور خیالات اس بات کی نسبت سمائے ہوئے ہیں۔ اخیر میں دکھ کے بارے میں عیسیٰ مسیح کی تعلیم کی طرف توجہ کرینگے۔

دنیا کے شروع سے انسان اسباب پر بہت غور کرتے آئے ہیں کہ دکھ سہنا کیوں پڑتا ہے؟ اگر خدا رحیم کریم ہو تو آدم زاد کیوں دکھی ہوتے ہیں؟ معلوم دیتا ہے کہ بہت سے مذاہب خاصکر اس راز کو کھولنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر انسان خوش حال ہوتے تو اُن کو خدا کی ضرورت نہ ہوتی اور شاید خدا کا کچھ خیال ہی نہ کرتے۔ لیکن انسان کا کیا حال ہے وہ دکھ میں رہتا۔ اور عرصہ تک کسی چیز سے چین اور آرام نہیں پاتا۔ کوئی چیز جس پر اُسکا دل لگ جاوے۔ پائیدار نہیں ہے سب چیزیں بنتی بگڑتی۔ مرتی جاتی ہیں۔ دنیا فانی ہے۔ اور انسان ایسا ہے کہ فانی چیزوں سے قناعت نہیں کر سکتا انسان یقین جانتا ہے کہ خدا میں وہ چیز ہے جو غیر فانی ہے۔ اور کہ مخلوقات میں بھی وہی چیز ضرور ہوگی جو کہ بدلتی ہوئی دنیا کے بیچ میں بے بدل اور غیر فانی ہو اسی طرح سے وہ خدا کو کسی قدر پہچانتا ہے۔ اور جب اس کو معلوم ہوا کہ ایک خدا ہے جو انسان کی نگہبانی اور پرورش کرتا ہے تو اور ایک سوال دل میں آتا ہے۔ کہ اگر خدا ہمیں پیار کرتا ہے۔ تو ہمیں اتنا دکھ اور تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ کیا اس میں کچھ مطلب ہو یا نہیں۔ اگر مطلب ہے تو کیا ہے؟

سب زمانوں اور سب ملکوں کے عالموں نے بیان کیا ہے کہ دکھ گناہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اگر ہم پوچھیں کہ اُن میں کیا تعلق ہے؟ تو اس کے طرح طرح کے جواب ہم کو ملتے ہیں۔

ایوب کی کتاب تواریخ کی کتاب نہیں لکھنے والا مضمون مذکور پر کچھ بیان کرنا چاہتا تھا۔ اور عام درس دینے کے بدلے میں وہ ایک پرانا قصہ پیش کرتا ہے۔ اور جن شخصوں کا ذکر اس قصہ میں ملتا ہے اُن سے ایک مباحثہ کراتا ہے غالب ہے کہ قدیم زمانہ میں ایوب ایک حقیقی شخص تھا۔ پر جو باتیں وہ اور اُسکے دوست بولتے ہیں صرف لکھنے والے کے دل کے خیالات ظاہر کرنے کے لئے ان کے مونہوں میں رکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ نہیں ہے کہ تواریخ کی باتیں بیان کرتی۔ بلکہ یہ کہ اس میں اس بڑے بھید کے بارے میں ایک نہایت عمدہ مباحثہ دیا گیا ہے۔

ایوب کی کتاب اس زمانہ میں لکھی گئی جبکہ یہودی لوگ بابل* میں اسیر تھے۔ ان میں جو اسیر ہو کر

* بہتر خیال ہے کہ یہ کتاب اسوقت لکھی گئی جب اسرائیلی مصر کی سخت غلامی کی حالت میں مصیبت زدہ تھے اس کتاب میں یہودی تواریخ کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے۔ ایڈیٹر نور افشاں

اپنے تک سے خارج ہوئے۔ بہت سے خاص اور نیک و دین دار ہوتے ہونگے کچھ تعجب نہیں کہ بعضوں نے یہ سوچا ہوگا کہ خدا ہم سے سلوک کیوں کرتا ہے نیک کو کیسا اقہ دکھ کیوں دیتا ہے۔ ایسے موقعہ پر کسی نے یہ کتاب جواب تک دنیا میں مشہور ہے تصنیف کی تھی۔

شروع میں اور آخر میں ایوب کے حال کا بیان نثر میں دیا گیا ہے۔ پر کتاب کا بڑا حصہ (یعنے ایوب اور اس کے دوستوں میں مباحثہ جو ہوا) عبرانی زبان میں نظم کے طور پر لکھا گیا۔ شروع میں شیطان دنیا میں ادھر اودھر پھرنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ خدا ایوب کی دینداری کا ذکر کرتا ہے۔ پر شیطان یہ کہتا ہے کہ ایوب جو دولتمند اور خوشحال ہے اور خدا کی نعمتوں سے معمور ہے۔ صرف اپنے ایسے فائدے اور ترقی کے لئے خدا کی خدمت کرتا ہے خدا شیطان کو اجازت دیتا ہے کہ ایوب کی آزمائش کے واسطے اس کا سب کچھ اس سے لے لیوے۔ ایک ہی دن میں ایوب کو خبر ملی کہ اس کے بیل اور گدھے لٹ گئے۔ اُس کی بھیڑیں اور نوکر چاکر آگ سے برباد ہوگئے۔ اُس کے اونٹ بھی لوٹ لئے گئے اور آخر میں سب اُس کے بیٹے بیٹیاں مکان کے گرنے سے نیچے دب کر ہلاک ہوئے۔ تو بھی ایوب نے خدا پر شکایت نہ کی۔ صرف اس قدر کہا کہ "میں اپنی ماں کے پیٹ سے ننگا نکل آیا اور پھر ننگا رہا جاؤنگا۔ خداوند نے دیا اور خداوند نے لیا۔ خداوند کا نام مبارک ہے"۔ ایوب پہلا باب ۲۱ آیت۔ شیطان پھر خدا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔ اس کو مان لینا چاہئے کہ ایوب نے مال کھو جانے پر بھی خدا کا انکار نہیں کیا۔ لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ اس کے بدن کو چھو۔ اور اس کو اُس کے بدن میں تکلیف دو تو پھر ضرور انکار کریگا۔ خدا ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایوب کے تمام بدن میں سر سے پاؤں تک بڑے بڑے پھوڑے نکلتے ہیں۔ اور جو ناک جانکنی اور رنج میں راکھ پر بیٹھ جاتا ہے۔ تو بھی ایوب اپنا ایمان نہیں چھوڑتا۔ اس کی بیوی کہتی ہے۔ کہ خداوند کا انکار کر اور مر جا۔ پر وہ جواب دیتا ہے۔ کہ "تو بیوقوف عورتوں کی طرح بولتی ہے"۔ پر اس نے اس سے کہا کہ تو نادان عورتوں کی سی بات بولتی ہے کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لیویں۔ اور بری چیزیں نہ لیویں اس سب میں ایوب نے اپنی سب باتوں میں خطا نہ کی۔ ایوب ۲ باب ۱۰ آیت۔ کیا ہم خدا کے ہاتھ سے بھلا پاویں اور برا بھی نہ پاویں۔

باقی آئندہ

جداگانہ پیالہ

سنہ ۱۹۰۳ء کے مسیحی پرچے قابل یادگار ہیں۔ جن میں عشاء کے جداگانہ پیالوں پر بخوبی بحث ہو چکی ہے۔ قابل نامہ نگاروں نے اس مضمون پر خوب ہی لکھا جن میں پادری غلام مسیح صاحب شرقپوری مسٹر مکلین سب جج الہ آبادیہ۔ مسٹر واعظ کے مضامین۔ قابل یادگار ہیں۔ اب ان مضامین کے مقابلہ پر اس مضمون پر اور بحث کرنی فضول ہے۔ جن صاحبان کو وہ بحث یاد نہ ہو وہ مسیحی کے پرانے فائل نکال کر ملاحظہ فرماویں۔ علاوہ اس کے نورافشاں اس بحث کے واسطے موزوں نہیں۔ میرے خیال میں نورافشاں کو اس بحث کا تختہ مشق نہیں بنانا چاہئے۔ اگر ضرور ہی کچھ لکھنا ہے تو مسیحی تجلی کے اوراق اس کے واسطے مناسب ہیں۔ پادری طالب الدین صاحب خوشی سے درج فرمائینگے۔

۲۲ر جون کے پرچہ نورافشاں میں۔ جائی توبہ توبہ معاف فرمایئے پادری محمد حسین صاحب نے پاک رفاقت کے پیالہ کو جداگانہ استعمال کرنے کے سوال پر اپنے عجیب منطق پادریانہ سے رواج دینے کے دلائل تحریر فرمائے ہیں۔ مرحبا شاباش پادری صاحب آپ کے مضمون نے مجھے اس شعر کے لکھنے کی جرات دلائی ہے۔

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد۔

میں ایک نالائق ہوں۔ آپ کے ساتھ بحث کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ بقول شخصے بجائے بزرگان دلیری لیکن صرف دو ایک باتیں ادب سے عرض کر کے بعد سلام رخصت ہوتا ہوں۔

نمبر ۱ رفاقت کا پیالہ۔ اور جداگانہ پیالہ۔ ایسی جوڑا عجیبیت روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت۔ ۲ قرنت ۶ باب ۱۴ و ۱۵۔

نمبر ۲ "روح کی ہدایت سے جداگانہ پیالہ رواج پا رہا ہے" خدا کی روح کو شخصوں میں نہ اتارو۔ خداوند یسوع کی تعلیم انسانی تعلیم نہیں ہے۔ جو زمانہ اور موقعہ کے لحاظ سے ہے یسوع مسیح اور اس کی تعلیم ابد تک یکساں ہے۔

نمبر ۳ "میں یقین کرتا ہوں کہ اگر کھانے کا رواج آجکل کے موافق ہوتا مسیح ضرور اسی طرح کرتا"۔

شرم کی بات ہے۔ ہوش سے بات کرو۔ خداوند کی جگہ کھڑے ہوتے ہو۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے خداوند کی جگہ پیغمبر اور نبی کرتے ہو۔

نمبر ۴ "ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بیماری لگتی ہے"۔ ڈاکٹر جھک مارتے ہیں تو ہم بھی ماریں جس کا جی چاہے مارے ہم تو خداوند کے نام پر ایک ہی پیالہ سے پئینگے اور جئینگے۔ تم ثابت کرو کہ ایک ہی پیالہ کے پینے سے کس قدر متعدی بیماری سے کبھی مر گئے ہیں۔ اگر مرے ہونگے تو نامناسب طور پر پینے سے۔ نہ کہ ایک پیالہ کے پینے سے۔

نمبر ۵ "مسیح کے سر کے بال لمبے تھے"۔ عشاء ربانی کے واسطے اچھی دلیل ہے۔ کلام کی

آیت نہیں کہ مسیح کے بال لمبے تھے۔ اگر روائتاً لمبے مانتے ہو تو یہ صرف نذیر کی حالت ہے جو نکہ وہ نذیر تھا۔ اور شرع موسوی کی تکمیل اس کے ذمہ تھی۔ اس لئے اس کے بال لمبے تھے۔ ہم کو اس نے شریعت سے آزاد کیا۔ نہ تو یہ سنت ہے نہ فرض۔ گو عشاء تو فرض ہے۔ فرض اُسی صورت سے ادا ہو سکتا ہے جبکہ خداوند کے حکم کے مطابق عمل میں لایا جاوے اور وہ ایک ہی پیالہ۔ نہ محمد حسین کی پیالیاں۔

نمبر۵۔ محمد حسین کہتا ہے کہ "لمبے بال جنگلیوں کا طریق ہے میں جرات اور خداوند کے نام سے دلیری سے کہونگا کہ محمد حسین گستاخی کرتا ہے۔ ایسی بے ادبی سے بولنا شرم کی بات ہے۔ خداوند کے حکم سے نذیر کے لمبے بال ہوتے تھے۔ جنگلیوں کی طرح کلام مت کرو۔ ہوش کی باتیں۔ کس کے خلاف آپ بول رہے ہیں۔ شرم

نمبر۶۔ مسیح کی تعلیم اور مسیح کا خیال اس قسم کا کبھی نہیں ہوا کہ میری اُمت کی عقل محدود رہے"۔

سچ ہے کہ بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی۔ یعنے حقیقی عقل ماری جائیگی جیسا اس وقت ہو رہا ہے۔

نمبر۷۔ "یہ رواج نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ولائیت میں بھی جاری ہو گیا ہے"۔

بہت اچھی دلیل ہے۔ آپ کا ایمان ولائیت کے لوگوں پر ہے۔ بس جو کچھ وہ کریں سو کرو۔

ولائیت کے بہت لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تم بھی کلمہ پڑھ لو۔ ولائیت کے لوگ ملحد ہو گئے ہیں۔ آپ بھی خدا کے منکر ہو جاویں۔ ولائیت کے لوگ تھیوسوفسٹ ہو رہے ہیں۔ آپ بھی اینی بسنٹ کے پیرو ہو جاویں۔ امریکہ کے بہت لوگ ویدکا نت کے حامی ہیں۔ آپ نے اب تک کیوں تاخیر کی محمد حسین صاحب ولائیت کا علم ولائیت کی عقل۔ ہمارے لئے سند نہیں۔ خداوند یسوع کا فرمان اور اقوال رسل ہمارے واسطے سند ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس بیہودگی سے تو رومن کیتھلک کا رواجی دستور ہی بہتر ہے۔ کہ وہ سرے سے پیالہ ہی کسی کو نہیں دیتے۔ وہاں کوئی جھگڑا رگڑا ہی نہیں۔ اور اس سے بھی بہتر سالویشن آرمی کا رواج ہے کہ وہ عشاء اور بپتسمہ دونوں سے مستغنی ہیں۔ وہ سب کچھ روحانی مانتے ہیں مگر آپ کی طرح خداوند کو کمزور اور اُس کی تعلیم کو نامکمل نہیں بتلاتے۔

مجھے معاف فرمایئے کہ میں نے گستاخی سے آپ کے مقابلہ پر یہ چند سطریں لکھنے کی جرات کی۔ اسلئے کہ آپ کی گستاخی سے جو آپ نے خداوند کے مقرر کردہ پاک دستور کے خلاف کی غیرت کی آگ نے مجھے بے خود کر دیا۔ آپ جس قدر چاہیں مجھے گالیاں دیں۔ سخت سست کہیں میں بڑی خوشی سے سنونگا۔ اور دعا گو رہونگا کہ خدا آپ کو ایسی قبیح بدعت سے محفوظ رکھے۔ اور آپ کی پیروں کو جنکا پاسبان خدا نے آپ کو مقرر کیا ہے۔ اپنے قدوس نام کے فلسفہ میں محفوظ رکھے۔ پیارے محمد حسین۔ میں کون ہوں۔

نہ پوچھو۔

خلوت میں نگاہوں سے نگاہیں نہیں ملتیں
دل ملتے ہیں دل ملنے کی راہیں نہیں ملتیں

شاہنشاہ عالیجاہ کی تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر بمقام جوالا مکھی تحصیل ڈیہرہ ضلع کانگڑہ عملہ بندوبست نے زیر سرپرستی جناب سردار ... نام سنگھ صاحب تحصیلدار بندوبست ایک جلسہ کیا جس میں گوردوارہ میں درازی عمر شاہنشاہ کیلئے دعائیں مانگیں اور غریبوں محتاجوں میں کڑاہ پرشاد و کھانا تقسیم ہوا اور ۲۰ کس کا مجمع علاوہ ازیں کلف پنڈی مجمعوں میں شامل ہوا اور ۲۵ روپیہ جزامر خانہ ترنتارن اور ۲۵ روپیہ یتیم خانہ فیروزپور میں بطور خیرات بھیجے

فوائد حرفت در مدارس

(از پادری ای ایم ۔ ولسن ڈسنگی)

(ترجمہ از مسٹر اننیدرا محمد شاہ ۔ بی ۔ اے)

مغربی ہند میں قریباً گیارہ سال کے عرصے سے میں لڑکوں کے مدرسوں میں کام کر رہا ہوں۔ اس اثنا میں بارہا یہ خیال ہمارے پیش میں پیش کیا گیا کہ صنعت و حرفت کے متعلق ہمارے اسکولوں اور مدرسوں میں کام جاری کیا جائے۔ مگر چند رکاوٹوں کے باعث یہ کام جاری نہ ہو سکا پر اب قریباً آٹھ نو سال کے عرصے سے نجاری (ترکھان)، خیاطی (درزی) اور سنگتراشی کا کام اور لوہے تانبے پیتل اور المونیم کے برتن بنانے کا کام جاری ہے۔ جن میں سے نجاری۔ خیاطی اور سنگتراشی کے کام میں نہایت کامیابی ہوئی ہے میں نے کئی سال صرف ٭ علم کے متعلق کام کیا اور اسکے بعد صرف حرفتی کارخانہ جات شروع صرف انہی کے متعلق کام کرتا رہا۔ اس طرح اب دو طرفہ تجربہ حاصل کر کے دونوں اطراف کو مد نظر رکھ کر بڑی صفائی سے رائے دے سکتا ہوں کہ کن کن وجوہات کے باعث حرفتی کام علم کتاب کے ساتھ ساتھ فایدہ مند ہی اور ہو سکتا ہے:

اگر تعلیم کے ساتھ حرفت و صنعت کے متعلق بھی لڑکوں کا کام سکھایا جائے تو نہ صرف علمی ترقی ہوگی بلکہ لڑکے قوی ہیکل طاقتور اور زیادہ ذہین ہونگے شاید بعض کا خیال ہو کہ صنعت و حرفت سے اخلاقی ترقی نہ ہو سکے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح مدرسوں میں پڑھتے وقت لڑکے اچھے اور بُرے کام کر سکتے ہیں ویسے ہی کارخانوں میں بھی وہ دیانتداری سے کام کرنے یا کام سے جی چرانے میں نیک و بد ہو سکتے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر حالت میں طالب علم روحانی ترقی کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں صنعت و حرفت کے

٭ لفظ چھپا نہیں گیا۔

کارخانے لڑکوں کو سب سے بڑا فرض یہ تبلاتے ہیں۔ کہ وہ دستی کام و محنت و مزدوری سے کنارہ کشی نہ کریں۔ چونکہ زیادہ تر مسیحی محنت و مزدوری کرنیوالوں کی جماعت سے ہیں اسلئے اگر ان کے لڑکوں کو صرف لکھایا پڑھایا ہی جائے تو غلب ہے کہ وہ محنت مزدوری سے کنارہ کشی کریں۔ بہت دفعہ تو ایسا ہی ہوا ہے کہ زرا سا لکھنا پڑھنا آیا تو جھٹ کوٹ پتلون پہن چھڑی ہاتھ میں لے مٹکنے لگے۔ ایک تو خود دستی کام کو بنظر حقارت دیکھنے لگے۔ دوسرے اوروں کو جو ایسے کام کریں برا سمجھنے لگے۔ پر اگر لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ کوئی ذکرتی پیشہ بھی سکھایا جاتا تو یہ نوبت نہ پہونچتی۔ بلکہ وہ دستی کام سیکھ کے زیادہ لائق بنتے اور نہ صرف اس کو اچھی نظر سے دیکھتے۔ بلکہ اس کے ذریعے اپنی روزی کما کے اپنی جماعت کو ترقی دیتے اور ملک میں صنعت و حرفت کا شوق بڑھاتے۔

نیز اکثر والدین کی جانب سے یہ شکایت بھی کی جاتی تھی کہ لڑکے تعطیلوں میں کچھ نہیں کرتے بلکہ زیادہ سست ہو جاتے ہیں۔ پر جب سے دستی کام شروع ہوا یہ شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ کیونکہ اب وہ لڑکے جو کہ روز تین یا چار گھنٹے کسی کارخانہ میں کام کرنے کے عادی ہو گئے۔ ضرور فرصت کے وقت کوئی نہ کوئی کام اپنے لئے نکال لیتے اور اپنا وقت بجائے فضول ضایع کرنے کے کسی فایدہ مند کام میں صرف کرتے۔ اس طرح ایک تو خود تندرست و مضبوط رہتے دوسرے والدین کو چھوٹے چھوٹے دستی کاروبار میں مشغول رہ کر خوش رکھتے۔ والدین اسبات سے خوش ہیں کہ ان کے لڑکے کوئی نہ کوئی کام سیکھ رہے ہیں۔ شوق یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ ایک شخص نے جب اس کو معلوم ہوا کہ اس کا لڑکا کام کرنے سے منع کیا گیا ہے بڑے زور سے یہ خط لکھا کہ میں اپنے لڑکے کو سکول سے نکال دونگا اگر سکول میں ٹھیک طور سے کام نہ سکھایا جاوے۔ باقی آئندہ

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

اپنا سب کچھ خدا کو دے دینا اسی کا نام خود انکاری ہے کیونکہ نصف دل کے دینے سے خود انکاری نہیں ہوتی اسکے مطابق بنی اسرائیل میں ایک قربانی ہوتی تھی۔ جس کا نام سوختنی قربانی تھا۔ اس قربانی سے کل جلایا جاتا مطلب تھا بنی اسرائیل میں جب غلام چھ برس تک رہ کر جانا چاہتا تھا تو وہ جا سکتا۔ ورنہ چار آدمیوں کے سامنے اُس کے کان میں بالا ڈالا جاتا تھا جس کی مراد یہ ہے کہ وہ کل عمر تک مالک کا غلام ہوتا تھا۔ اسی طرح ہم بھی فرمانبرداری کا بالا ڈال لیویں۔ اور پھر خدا سے پوچھیں کہ اے خدا تو آج ہمیں بتلا کہ تیری مرضی کیا ہے؟ اور ہر روز اُس سے مانگیں اور دعا کے وسیلے سے ہم کلام پڑھیں۔ ورنہ یہ کلام چھلنی کی مانند ہمارے دلوں میں اثر کریگا۔ یعنے پانی پڑا اور وہ چھلنی کے رُخ نکلگیا اور ہر روک کو چھوڑ کر کے خداوند کے کلام کا مطالعہ کریں۔ چاہے وہ کوئی دنیوی چیز ہووے۔ آج سے خدا ہماری مدد کرے کہ بائیبل کو دعا اور روح القدس کے ذریعے محسوس کرکے خدا کا کلام ہمارے دلوں میں بویا جاوے یعنے خدا کے کلام کا پیوند ہمارے دلوں کے ساتھ اس طرح سے ہو کہ ہم خدا کے زندہ خط اور ہم میں سے ہر ایک نیا نیا عہدنامہ بن سکتا ہے۔ اور ہم اسبات کا فخر کریں کہ ہم عیسائی ہیں یا بپتسمہ پایا ہے۔ جبتک کہ ہم اور آپ ایک چھوٹے چھوٹے مسیح نہ بن جاویں تب تک ہمارا عیسائی ہونا فضول ہے۔ کیونکہ اگر ہم اس کے نقش قدم پر نہ چلیں تو وہ ہمارا انکار کریگا۔

باقی دارشتہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی

ہر چند کہ اس میں ایک بحث طویل اور شرح کافی دلائل عقلی اور نقلی کے ساتھ درکار ہے۔ مگر اس مختصر میں گنجائش نہیں معلوم ہوتی۔ اسلئے اس کو ایک نہایت اختصار کے ساتھ ختم کرنا پڑتا ہے اور نیز قطع نظر اس کے انصاف کے لئے دمشتے نمونہ از خروارے بھی وہی بات اور وہی نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں۔ بہت تھوڑا غور کرنے سے پوشیدہ نہیں رہتا کہ ان میں سے کس کا قدم فضیلت کے زینہ پر ہے قصص اور کتب دینیات اور کتب تواریخ دیکھنے اور اُن کے عمل اور اعمال اور ان کی سوانح اور مذاق طبعی کی پڑتال کرنے اور اُن کے وقتاً فوقتاً بیان اور اقرار سے حقیقتاً واجبی امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس تمام پر نظر ڈالنے اور غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ منجملہ ان کے سوا حضرت یسوع مسیح سب نے اپنے گناہ اور خطا کا اقرار کیا ہے۔ اور اسی طرح کتب متذکرہ بالا وغیرہ سے پتہ چلتا ہے۔ اور آپ کی بابت کہیں سے گنہگار اور خطاکار ہونے کا سراغ نہیں لگتا۔ اور نہ کہیں ایسا آپ کا اقرار پایا جاتا ہے بلکہ (قرآن مجید) میں ایک لفظ بھی ان کی شان معصومیت میں ظاہر کرنیکے سوا کہ جیسے اُن کا گنہگار ہونا ثابت نہیں پایا جاتا۔ ایسی صورت میں کہ جب آدم اور نوح اور موسیٰ اور ابراہیم اور محمد علیہم السلام کا کتب مذکورہ بالا سے گنہگار ہونا ظاہر ہوتا ہے تو معصومیت معلوم اور سفارش شفاعت مفہوم پہلے خدا عز اسمہ کے سامنے اپنے گناہ

تاجپوشی

۲۲ جون ۱۹۱۱ء کو یوں تو ہر جگہ پنجاب و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ و دیگر انگریزی مقبوضات کے ممالک میں ہمارے شہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی کے جوش میں جلسے ہوئے ہونگے مظفرنگر میں بھی کئی جلسے ہوئے بڑے بڑے رئیسوں و امیروں نے بڑے بڑے لوگوں کی دعوتیں کیں لیکن سب سے بڑا نظارہ اور عمدہ کام جو کہ ہمارے بزرگ جناب مشتاق احمد صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر درجہ اول نے کر دکھلایا قابل یادگار ہے اور اُمید قوی ہو کہ اس کا اجر خدا وند ان کو ضرور عطا فرمائیگا اور شہنشاہ کی درازی عمر کے لئے اور ان بیواؤں یتیموں اور مصیبت زدوں کی دعائیں جو ان سے مستفیض ہوئے درگاہ الٰہی تک پہونچیگی ۔ صاحب موصوف ایسے لائق تجربہ کار ۔ ہوشیار ۔ ہمدرد افسر ہیں کہ ان کی تجربہ کاری اور اس کام کے ترتیب دینے کی خوبی ذیل کے پروگرام سے بخوبی واضح و آشکارہ ہو جاویگی ۔

(۱) آپ نے جیلخانہ میں خود جاکر قیدیوں کو پھل وغیرہ اپنے دست مبارک سے تقسیم کئے اور یہ خوشخبری دی کہ آج بادشاہ کی تاجپوشی کا دن ہے ۔ (۲) شفاخانہ کے مریضوں کو کھانا تقسیم کیا (۳) کوڑھیوں کو بھی اس ہی فیاضانہ کام سے ان کو فیض پہونچایا (۴) پردہ نشین بیواؤں کے گھروں پر کھانا پہونچایا اور لیجانیوالوں کو تاکید کر کے ان تک یہ خوشخبری پہونچائی (۵) ایک ہزار محتاجوں کو اپنے بنگلہ میں بُلا کر خوراک کھلائی ۔ (۶) Indian Gentlemen اور European کو ایک Party دی تھی (۷) بوس صاحب کے گرانڈ سرکس سے ۰۰ ٹکٹ خرید کر اسکولوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ تماشہ دکھلایا (۸) آپ نے ایک وظیفہ مبلغ [illegible] روپئے کا علیگڈہ میں پڑھنے والے طالب علم کیلئے مقرر کیا

اب آخر میں ہماری یہ دعا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایسے لائق و ہمدرد ڈپٹی کلکٹر کو تاجپوشی کے صلہ میں خطاب عطا فرما دے ۔ وہ ہمیشہ نیک کاموں میں اپنا دست مبارک پہلے اُٹھاتے ہیں ۔ دیکھا گیا ہے کہ ہر مذہب کے رئیس افسر اپنے ہی مذہب والوں کو فیض پہونچاتے ہیں مگر یہ مہربان و دریا دل افسر اس خیال کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر ایک کی خواہ کسی مذہب کا کیوں نہ ہو مدد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

اگر میں غلطی پر نہ ہوں تو تھوڑا عرصہ گذرا کہ انہوں نے ایک مینار کو جو کسی شاہی زمانہ کا بنا ہوا اور اب ابتر حالت میں تھا اپنے دورہ کے ایام میں اس کی خراب و خستہ حالت کو دیکھ کر اس کی مرمت کا کافی روانی انتظام کیا ۔

مظفرنگر میں اُسکی یادگار ہمیشہ بنی رہے گی ۔

الراقم آپ کا دعاگو پادری اے ۔ این اسکاٹ مظفرنگر

ضرورت

۱۴ چند تجربہ کار کیمپ کی آشر کیا میتھوڈسٹ مشن ٹاپو ۔ فجی کیلئے ضرورت ہے تنخواہ شروع میں مبلغ تین سے لیکر پانچ پونڈ تک دیجائیگی کرایہ کیلئے ریل و جہاز کا سرپرستی مشن سے ملیگا ۔ اور ہر اسٹیشن پر مکان رہائش کے واسطے مشن کا ہو ویگا تمام عرائض معقول اسناد ایجنٹ بنا کے نام سے آنی چاہئیں پتہ یہ ہے ۔

المشتہر :- پادری اے ۔ ایل صاحب ایجنٹ ویسلین مشن مقام کلکتہ ۔ صدر اسٹریٹ ۔

۲/ ضرورت ہو تم گرمائی رخصتوں کے بعد ایک عیسائی استاد اینگلو ورنیکولر سکول نارووال متعلق سی ۔ ایم ایس ضرورت ہے جو جے اے وی کی سند رکھتا ہو تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار ملیگی ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ۔

المشتہر پرنسپل سی ۔ ایم ایس مشن سکول نارووال ضلع سیالکوٹ

شعر و سخن

غزل

من تصنیف تائب لودیانوی

کہتے ہیں سب کو دنیا وہ جا دل لگی ہے
ورنہ قیام کرنا اسجا پہ بس ہنسی ہے

اک شست آنکھوں ہو یا خاک کی جو دیری
ورنہ حقیقت تیری یا بجلی ہے

آنسو دل کے کیوں بزم میں پہ شمع
اس سوز جاں گسل میں کہ شمع کی زندگی ہے

سے چاک کیوں دامان گل کا جو جیب
بلبل کے دل پہ تیغ اودھر چلی ہے

شکوہ میں اب کسکو کیوں بزم نہوں ہم
کسکی بیہاں چلیگی کس کی بیہاں چلی ہے

آنا ہے ہمکو رونا اب حال دل پہ اپنے
کرنا گر کسی سے کیا ہم پہ آ بنی ہے

تائب خدا بخشیگے ملنے سے اپنے تائب
مرنے کے بعد ہم کو اے تھوڑی سی چاہی ہے

غزل

از نکر طبع خاکسار جارج ملٹن تائب لودیانوی

جو بہ سر دفتر سیف سہا میں حسن میرا
پیا نفس پری دیواں کہ جگہ ہے فرق میرا

دکھلاتی خاکساری مجھ جو شان بادشاہی
شاداب آنکھوں سے سب پکار اٹھا میرا

سطر ہے زباں بخشی جو مجھے سیف آدمیری
پیالہ ہے دہن اب جو ہے مقامی میرا

ہو اتحاد اہ مسلوب یکہ خلق عالم
دو گوشہ کل بلبلانہ ہوجائے جہان میرا

ہو ابھی فرصت چیچ جیس اپنے سیما
قرار سننے میں سب طالب شعر و سخن میرا

قطرہ ماند ہو خمی تو سیلاں نہیں ہے سکن
ہر تائب حسینہ کا لطیں سے غم کہن میرا

مسیح کی ہو میں کرتا ہوں تائب شاہ مدحائی
نہ کیوں مقبول خاطر ہو جملہ شعر و سخن میرا

ہم نے اگر نہ تجھے جان جہاں دیکھ لیا
کل نہ سا نہیں تیرا جلوہ میاں دیکھ لیا

آگئے دیر میں خود دم کے جسم جیسے
شان الٰہ کا عیب اسمیں نقاں دیکھ لیا

قید بتخانہ و کعبہ سے ہیں عشاق بری
جسجگہ شیفتے نے تجھکو وہاں دیکھ لیا

سند عرش پہ جو جلوہ فرما ہو پیارے
لامکانی میں تیرا اپنے مکاں دیکھ لیا

مضامین

آرزوئے شہرت

اگر یہ نہ ہو تو بہتری اور بدتری میں امتیاز بھی محال ہے۔ ہر ایک آدمی کے دل میں پہلے شہرت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عزت و احترام حاصل کرنے کا ولولہ اور جوش آتا ہے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ شہرت کا طالب ہونا خلاف تہذیب و عقل ہے۔ لیکن ہم اس کو ہر گز ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عابد۔ زاہد اور دنیادار بھی اسیوقت دین و دنیا کی بزرگی حاصل کر سکتے ہیں جبکہ دل میں پختگی کے ساتھ شہرت کا خیال جاگزیں ہو۔ کوئی بھی ایسا کام نہیں ہے جس میں شہرت کا خیال مدنظر نہ ہو۔ جب لڑکے اسکول میں تعلیم پاتے تو ان میں سے ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ دوسرے طلباء سے بڑھکر ہمجنسوں اور استاد کی نظر میں شہرت حاصل کریں۔ اور مدرسہ میں ان کی ذہانت اور تیز طبعی کا چرچا ہو۔ جو لڑکے اس کی پرواہ نہیں کرتے وہ کبھی اپنی تعلیم میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اسی طرح سے میدان جنگ میں جو سپاہی بڑھ بڑھ کر تلوار مارتا ہے محض اسی خیال سے کہ بہادری کے ساتھ ملک اور قوم میں شہرت اور ناموری حاصل کرے

عموماً لوگ کہا کرتے ہیں کہ خدا کرے کوئی ایسا کام ہو جس سے ہمارا نام زندہ رہے یہ بتائے کہ نام کی خواہش ہر کہ اور آرزوئے شہرت ہے۔ باقی دو شنبہ

انتخاب الاخبار

ہمارے قیصر کی تاج پوشی

ماہ رواں کے دوران میں سرزمین برطانیہ بالخصوص اس کا پایہ تخت

لندن ایک ایسے واقعہ سے مشہور ہے جس کی نظیر نہ تو تاریخ مصر قدیم نہ بابل۔ نینوہ۔ بہم پہونچا سکتی ہے جبکا جواب یونان اور روم نے اپنے عروج و اقبال اور شان و شوکت کے زمانہ میں بھی نہ دیکھا نہ سنا تاریخ ہند بھی خاموش ہے۔ الغرض تاریخ عالم کے اوراق ہم بے فائدہ اُلٹے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس نہایت عجیب و غریب اور دلچسپ و پر لطف تقریب کی مثال میں لگ سکتی یوں کہنا بجا ہوگا کہ یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے اور تاریخ عالم اس پر جس قدر ناز کرے تھوڑا ہے۔ ہماری مراد شہنشاہ عالم پناہ جارج پنجم کی رسم تاجپوشی کے جشن سے ہے۔ یہ بیسویں صدی ہے جو تاریخ میں نہایت ممتاز اور عجیب سمجھی جاویگی۔ اس صدی کی دنیا اول صدی مسیحی کی دنیا سے نرالی ہے۔ اس کی وسعت میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ وسائل آمد و رفت کی آسانیوں سے برسوں کی مسافت ہفتوں میں اور تار برقی کے ذریعے سے چند منٹ کے اندر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خبر پہونچ جاتی ہے۔ قیصر جارج کو ورثہ میں وہ سلطنت ملی ہے۔ جس سے آفتاب کبھی غائب نہیں ہوتا۔ جیکے مساحت کو سکندر اعظم اور قیصر جولئس کی سلطنتیں ملکر بھی نہیں پہونچ سکتی ہیں۔ دنیا کا کوئی جزیرہ اور کوئی ملک ایسا نہیں جو جہاں پناہ کے زیر نگیں نہیں۔ اور جس پر علم انگریزی نہ لہراتا ہو۔ اس عظیم الشان سلطنت کا کل رقبہ ایک کروڑ بندرہ میل کے لگ بھگ اور آبادی چالیس کروڑ ہے۔ گویا خشکی کا پانچواں اور بنی نوع انسان کا چوتھا حصہ قیصر جارج پنجم کی حکومت کو تسلیم کرتا ہے۔ شہنشاہ جارج کی حکومت و سلطنت عظیم میں دنیا کی سب قوموں اور زبانوں کے لوگ موجود ہیں سب قسم کی پیداوار میں ہر قسم کے چرند پرند اس کے حدود کے اندر بستے ہیں۔ جہاں پناہ کو شاہ ہفت اقلیم پکارا جاوے تو درست ہوگا۔ اس عظیم الشان جشن تاجپوشی میں سلطنت برطانیہ کی تمام آبادیوں اور قوم کے لیڈروں اور نمائندوں کے ماسوائے شاہان یورپ و ایشیا کے خاص سفیر اور قائمقام براعظم امریکہ کی جمہوری حکومتوں کے خاص وکیل اور افریقہ کے سرداروں کے نائب وغیرہ مدعو ہوئے ہیں۔ دنیا کی کوئی سلطنت اور کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا۔ جو ہمارے شہنشاہ عالی وقار کو تخت نشینی کی مبارکباد کہنے کو دربار میں نہ آئیگا۔ ہندوستان کے والیان ریاست اپنے قیمتی زر و جواہر اور شاندار درباری پوشاکوں کی چمک دمک سے خاص شان پیدا کرینگے۔ یہ ایک دربار ہے جو دنیا کا خلاصہ ہے اور بنی آدم کی عالمگیر کشش کا مرکز۔ اس دربار کے ساتھ سامان تفریح اور سلطنت کی مصنوعات کی خاص نمائش کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ جلوس بڑے ٹنک سے نکلیگا الغرض اس دربار کی نظر تاریخ کہیں نظر نہیں آتی۔ (راجپوت گزٹ)

دہلی دربار کا پروگرام

دہلی میں حضور ملک معظم جارج پنجم کی تشریف آوری کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۷) دسمبر کو ہندوستانیوں کی ڈیپوٹیشن اور ایڈریس۔

۸ دسمبر کو والیان ریاست سے ملاقات۔

۱۱ دسمبر کو قلعہ میں گارڈن پارٹی ہوگی جس میں بیٹھ بھی بھیجیگا۔

۱۲ دسمبر کو دربار کارونیشن اور شب کو شاہی کیمپ میں والیان ریاست کی دعوت۔

۱۳ دسمبر کو پولو اور خلعت خطابات دیئے جائینگے۔

۱۴ دسمبر کو فوج کا ملاحظہ ہوگا۔

۱۵ دسمبر کو ملٹری گھوڑ دوڑ۔

۱۶ دسمبر کو روانگی بطرف آگرہ۔ اور نیپال کو بعزم شکار جاویں گے۔

سرکاری طور پر تفصیلی پروگرام اگست میں شایع ہوگا

نیویارک میں صفائی کی کلیں

جس طرح پنجاب کی کمشنر میونسپلٹیاں چھڑکاؤ کے لئے گاڑیاں استعمال کرتی ہیں۔ اسی طرح نیویارک میں صفائی کے لئے اس قسم کی گاڑیاں تیار ہوئی ہیں جنکے نیچے ربڑ کی ایک چادر لگی ہوئی ہے جس سے سڑک بخوبی صاف ہوجاتی ہے اور سڑک کا تمام کوڑا کرکٹ گاڑی میں جمع ہوجاتا ہے جو دوسرے وقت کوڑا کرکٹ والی جگہ رکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ نیویارک میں پہلی مرتبہ جب یہ گاڑیاں ایجاد ہوئیں تو وہاں کی میونسپلٹی نے ان کی معقول تعداد خریدی لیکن بعد میں ان کے عام رواج کے سبب سڑکیں مثل آئینہ صاف ہورہی ہیں۔ اگر ہندوستان کی بڑی بڑی میونسپلٹیاں بھی ان گاڑیوں کو منگاکر ان کا استعمال کریں تو ہم سمجھتے ہیں کہ شہروں کی صفائی ترقی کرسکتی ہے۔ اور شاید خرچ بھی کم ہو۔

جادو اور ٹونہ کا ایک واقعہ

موضع سہونہ جو بجنور سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اس میں زیادہ تر آبادی قوم لگاگی ہے۔ جو اپنے کو بنیاگی بہمن ظاہر کرتے ہیں۔ اس ضلع میں یہ قوم زمینداری پیشہ اور نئی روشنی کی دلدادہ ہے۔ دو شخص مسمیان بنیا اور نکا لگا اس موضع میں حقیقی بھائی مشہور جرائم پیشہ اور بہت ہی گرداریوں کے موجب تھے۔ اُن کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کوئی ایسا شخص دستیاب ہو جاوے جو جادو ٹونہ سے ہمارے دشمن کو جنکے ساتھ آئیندہ جایداد کے جھگڑوں کے ہونے کی اُمید ہے مار ڈالے۔ اُن کو ایک شخص بھکاری قوم نائی مل گیا۔ اس نے اُن کو مطمئن کردیا کہ میں ایسا دوت لاؤنگا۔ جو تمہاری اس خواہش کو پورا کرسکے۔ چنانچہ اس نے ایک شخص کھیم قوم بہیدیہ کو اس کام پر راغب کیا وہ سہونہ آیا۔ چالیس روپیہ پر معاملہ طے ہوا کھیم نے یہ ترغیب دی کہ یہ جادو گاؤں سے باہر آدھی رات کے وقت جنگل میں چلیگا۔ وہاں پوجا کی جاوے گی۔ اور روپیہ پوجا پر رکھا جاوے گا۔ ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء کی رات کو گاؤں سے باہر بنیا اور نکا لگا کو لے کر گیا اور ایک باغ میں پہونچا۔ وہاں پر پوجا پاٹ کرتے ہوئے کوئی ایسی چیز بنیا اور نکا لگا کو پلائی جس سے وہ بے ہوش ہوگئے۔ اور کھیم روپیہ لیتا چلتا بنا۔ صبح کو دونوں مردہ ملے پولیس و عدالت سرگرم تحقیقات ہے۔

(راجپوت گزٹ)

دلہن وزن کرکے فروخت کی گئی

شہر کوسکر واقعہ ملک ہنگری میں دستور ہے کہ جب کسی لڑکی کی شادی کسی نوجوان سے ہوتی ہے تو وہ اپنی دلہن کے والدین کو کچھ رقم بطور معاوضہ دیتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک شخص جس کا نام جان کرٹ وونٹ ہے۔ اپنے خسر سے معاوضہ کی رقم پر جھگڑا ہوا۔ جس کا فیصلہ حاکم شہر نے یوں کیا کہ دلہن کا وزن کیا جاوے اور اُس کی قیمت بحساب ڈھائی شلنگ فی پونڈ یعنے پانچ روپیہ فی سیر دیجائے۔ دولہا نے جب یہ رقم ادا کری تو اُس کی شادی ہوگئی۔ (ر د)

آریہ تہذیب کا نمونہ بقول آریہ

نعمت اللہ میرا ایک دوست تھا خدا اُسے جہنم نصیب کرے۔ بڑا متقی اور پرہیزگار ساڑھے چھ وقت کا نماز پڑھنے والا اور چالیس روزے رکھنے والا۔ اُسکے ماتھے پر ایک سیاہ نشان بھی تھا جو مجھے اچھی طرح سے یاد نہیں رہا کہ پورٹ بلیر کے قیدیوں کے نشان جیسا تھا یا کسی اور قسم کا جسے وہ بہشت میں داخل ہونے کا سارٹیفکیٹ کہا کرتا تھا۔

مسلمان تہذیب کا نمونہ بقول مسلمان

بے ایمان پرشاد میرا ایک لنگوٹیا یار تھا۔ ایشور اُسے نرگ میں پہونچا دے۔ وہ آریہ سماج کا سرح رواں تھا۔ نیوگ پر عملدرآمد کرکے بھگت اور مہاتما سے بازی جیت لی تھی۔ اور اس کی چار پشتیں سور۔ گدھے۔ اُلو کی جون میں مسلہ تناسخ کی رو سے اب موجود ہیں۔ تو آریہ سماجی اور اُن کے اخبار والے دھوتی جھاڑکر اُٹھ بیٹھتے اور اتنا شور مچاتے کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی۔ (افغان پشاور)

موضع چکلاں تحصیل راولپنڈی کے ایک اعلی مسلمان خاندان کی عورت اپنے خاوند کے ہاتھ سے بندوق کا نشانہ بنائی گئی اور معلوم ہوا ہے کہ اُس کے خاوند نے گولی کا نشانہ بنا کر بھی مری ہوئی عورت کے سر کو بندوق سے اور ضربیں لگائیں اور پھر خود ہی پولیس میں آکر رپوٹ کی کہ میں نے اپنی عورت کو گولی سے مار دیا ہے۔ کیونکہ میری عورت کا چال چلن ٹھیک نہ تھا (راجپوت گزٹ)

گلدستۂ اخبار

دربار دہلی کی شاہی نشست کے نئے ورچوکیاں ٹکسال کلکتہ میں ڈھال رہے ہیں۔ بےنظیر ہونگی۔

لاہور میں ہر قسم کی گاڑیوں کی رفتار قواعد پولیس نافذ کئے گئے موٹر کارہ اپیل فی گھنٹہ چلیگی۔

چیفکورٹ پنجاب میں قلت ججاں کی شکایت ہے کسی اپیل کی سماعت اڑہائی تین سال سے پہلے ناممکن۔

پچھلے سال ہندی ریلویز کے تمام حادثات سے ۱۸۵۷ آدمی ہلاک ہوئے تھے اور ۴۹۲۱ مجروح

آنریبل مسٹر گوکھلے کے مسودہ قانون تعلیم کی تائید میں ہندو مسلمان دونوں قومیں متفق پائے گئے ہیں۔

حضور پرنس آف ویلز حضور ڈیوک آف کناٹ کو تاج ہند کا شاہی نشانہ اعزاز عطا کیا گیا ہے۔

آرل کریوی وزیر ہند نے مارکوئیس کا درجہ پایا۔ لارڈ کچنر نے نائٹ آف سینٹ پیٹرک کا اعزاز پایا۔

لارڈ کرزن بیرن تھے۔ وہ ارل بنائے گئے۔ ارل روزبری نے ارل مڈلوتھین کا نام اختیار کیا ہے۔

ٹوکیو جاپان کے کالج زبان ہائے غیر میں تعلیم زبان ہندوستانی ملایا و سیامی بھی رائج کی گئی ہے۔

لنڈن میں ایک شاہی کمیشن قرار پائی ہے وہ تمام ممالک سلطنت کی تجارتی تعلقات کی تحقیقات کریگی ترقی دیگی۔

کمیشن دسمبر میں انگلستان سے روانہ ہوگی بارہ ممبر ہونگے۔ اُن میں نوآبادیوں کے ممبر بھی حسب مناسب ہونگے۔

تمام ممالک سلطنت برطانیہ کا دورہ کرے گی ہر ملک میں وہاں کی تجارتی حالت کی تحقیقات کرے گی کیسی مفید۔

پرتگال میں باضابطہ اعلان کیا گیا ہے کہ شاہی حکومت کا خاتمہ ہے۔ اور حکومت جمہور قایم کی گئی ہے۔

امریکن گورنمنٹ نے اپنے سفیر کو فہمائش کی کہ پرتگال کا انقلاب حکومت تسلیم کرے جمہور کو مانے۔

جبلپور کے ایک پارسی جسا والجے نے بادشاہ سلامت کو عرضی بھیجی کہ ہند میں گئو تھیا بند کی جاوے

اس عرضی پہ ۵ لاکھ ہندوؤں کے دستخط کرائے گئے دو ہزار آدمی مصروف تھے۔ اُمید کامیابی کمزور۔

دربار دہلی میں غالباً ۵۰ اُڈیٹران انگریزی اور ۵۰ دیسی اخبارات کے اُڈیٹر مدعو کئے جاوینگے۔

ایڈمرڈ فن شاٹ (جرمنی) میں مشتمل نام غبارہ ہوائی جہاز سے گرتے ہی مر گیا۔

اس کے ساتھ ایک مسافر بھی سوار تھا۔ ۶۵۰۰ فٹ کی بلندی پر الٹ گیا۔ دونو ہلاک ہو گئے۔

اصفہان پر روسی گراں ہونے پر خونخوار ہنگامہ ہوا۔ سرکاری دفاتر پر بھی حملہ کیا گیا ہے۔

حاجی جعفر نامی مشہور تاجر غلہ دفتر چہل ستون میں پناہ گیر تھا۔ اُسکو وہیں پکڑ کر مار ڈالا۔

کونسل گلاسٹر انگلستان نے قرار دیا کہ کوئی منکوحہ عورت بطور ٹیچر کے ملازم نہیں رکھی جاویگی۔

لوکل

تاجپوشی:۔ کیوں طیوران چمن اور عنادل پھولے نہیں سماتے کیوں باغ میں طرح طرح کے پھولوں کا قدرتی جوبن تبسم کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیوں آج پھولوں کا تاج بھی پُر رونق و پُر سلوم ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آج ہمارے مہربان کرمفرما حکمران شہنشاہ ہفت اقلیم جناب جارج پنجم صاحب کی تاجپوشی کی رسم کی ادائیگی کا موقعہ ہے۔ یہ وہ موقعہ ہے کہ جب کل ممالک کی رعایا اپنے شاہنشاہ اعظم سرتاج کو تاج دار اور مہربان شہنشاہ سمجھیگی۔ آج باغ کمپنی میں کہاں سی کمپنی آ گئی کہ طرح طرح کے کھیل و تماشوں کا نمونہ ہمارے سامنے جلوہ گر ہوتا ہے۔ یہ کمپنی تو نہیں بلکہ شہر لودیانہ کی ممنون و شکر رعایا ہے۔ جو کہ سامان طرب کے اظہار اپنی اپنی زبان حال سے دکھلا رہی ہے۔ جناب مل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہوا کہ کل مدرسوں کے طلبا کو مٹھائی یعنے چار چار لڈو اور شربت سے سیر کیا گیا اور دیگر روسا اور جنٹلمین کے لئے ہر مذہب و ملت کا پاس کر کے کھانے پینے کا سامان تھا۔ جناب خواجہ احمد شاہ صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی لودیانہ نے بھی بھاری کوشش سے اس کام کو سرانجام پہونچایا۔ اور شام کو آتشبازی چلا کر اور فانوس اور قندیل جلا کر جلسہ خوشی برخاست ہوا۔ خادم کی بھی یہی دعا ہے کہ ہمارے کرمفرما بادشاہ ہر دو جہاں میں تاجدار ہوں اور عمر کی درازی ہر دو بادشاہ اور ملکہ کو نصیب ہو۔ فقط آپکا دعاگو

این۔ پی۔ پروانہ سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

---

۳ اعلان ۳

اعلان کیا جاتا ہے کہ اجناس غلہ۔ نمک۔ کھانڈ۔ خالی بوری بلینہ نبولے اور کپاس کے واسطے جو لودیانہ اسٹیشن پر وارد ہوں۔ مالگدام کے پمفلٹ یعنی کرایہ نامہ کے فقرہ نمبر ۲ (ج) میں جو مہلت گھنٹہ کی اجازت کرایہ گدام کے لئے ہے وہ عرصہ یکم جولائی ۱۹۱۱ء کو اور آئندہ کے لئے بجائے پوری گاڑی کے ۸۱ من اور ۸۱ من سے زائد وزن کے مال کے واسطے عملدرآمد ہوگا۔

دستخط

ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سہارنپور



۲- بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ، +
۳- چھوٹے حروف اور پتلی جلد ۸ر +

۱- بیداری کی گیتیں رومن اُردو ار +
۲- بھجن و غزلیں فارسی اُردو- ار +
۳- ایضاً گورمکھی ار +
۴- غذائے رُوح (صفدر علی) ۸ر +

صحت کی ہدائیت

۱- ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی- یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نام ہی جو مطالعے سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲- تاریخ طاعون- اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہی- یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی- اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے- قیمت صرف- ۶ پائی +

۳- دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عہ یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی- ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴- اصلاح حفظان صحت ار +

گھر کے واسطے لائیبریری

تواریخ بائیبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسُوع مسیح کی موت
مسیحی دین اور اخلاق
پاسٹرشپ
مسیح کا نمونہ
عزّت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات

یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۰ کافی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہیں۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین مبیل ٹریننگ ریسوائیشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہورہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوا ہیں فاسفورس کشتہ ڈوا ناواور یہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز پٹھہ رگ اور خونکو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فائدہ ظہور میں آتا ہو۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی چہرہ پر رونق اور جوانی آجاتی ضعیفی کی حالت ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہو قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ ؍

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بیرنگ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں درس خواہ وزیر کے نام و پتہ صاف طور پر لکھئے پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے

المشتھر:- ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ ٹارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی پی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح:- خرچ خوراک سعہ فیس جماعت فی ماہ صر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زدہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رنگ گردونول وکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت کرشالعہ سو ماعہ کرونول اعلیٰ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ فرنگی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ا ہبرس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود کے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتی ہو اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈایرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب " سعہ ۱۲ آنہ

غیر ممالک سے " عہ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	حہ	مے
چوتھائی کالم	صر	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دصہ	لعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ہوم ڈوی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا